سوال

ل میں 321 ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ﺮات :

اتَّخَذوا أَحبارَهُم وَرُهبـٰنَهُم أَربابًا مِن دونِ اللَّهِ وَالمَسيحَ ابنَ مَريَمَ وَما أُمِروا إِلّا لِيَعبُدوا إِلـٰهًا وٰحِدًا ۖ لا إِلـٰهَ إِلّا هُوَ ۚ سُبحـٰنَهُ عَمّا يُشرِكونَ ٣١... سورة التوبة

ﺘا ہے حدیث کو چھوڑ دیتے ہیں اور امام کے قول پر عمل کرتے ہیں براہ کرم مہربانی وضاحت کریں کہ کیا یہ شرک نہیں ؟ اگر ہے تو پھر ان کے پیچھے نماز کا جائز ہونا کیسا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

میں کتاب وسنت کو علی الاعلان رد کرنے ولا وقعی مشرک فی الرسالۃ ہے ۔

ِاردیں گے یا اس کی تطبیقی تاویل کریں گے (اصول کرخی) نیز فرمایا ہر وہ حدیث جو ہمارے اماموں کے خلاف پڑتی ہے ہم اس کو منسوخ قرار دیں گے یا اس کا معارض تلاش کریں گے یا اس کی ہمیں ایسی توجیہ کرنی ہوگی جس سے ہمارا مسلک محفوظ ہو جائے ۔ (اصول بزدوی)

ﻧصوص کے علی الرغم) ہم پر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید واجب ہے ۔ (وقال : الحق والانصاف ان الترجیح للشافعی فی ھذہ المسئلۃ و نحن مقلدون یجب علینا تقلید امامنا ابی حنیفۃ التقرير الترمذي ص ۳۲

ﺑ والاہواس کی اقتداء میں نماز تو ہو جائے گی لیکن اسے مستقل امام نہیں بنانا چاہیے کیونکہ تقلیدی عمل بدعت ہے ۔

ﮯ نہیں یہ تو محض اصول اجتہاد میں موافقت کی بناء پر ہے

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص606

محدث فتویٰ